

## 137241-کیا اللہ تعالیٰ نے حواریوں پر دستِ خوان نازل کیا تھا؟

سوال

سورت المائدۃ: جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: [عیسیٰ بن مریم نے دعا کی: "اے اللہ! ہمارے پور دگار! ہم پر آسمان سے خوان نازل فرمابوجہارے پھلوں اور پچھلوں سب کے لیے خوشی کا موقع ہوا اور تیری طرف سے محبہ ہو۔ تو توب سے بہتر رزق دینے والا ہے] 114 [اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میں تم پر یہ خوان تو اتارتا ہوں مگر دیکھو! اس کے بعد تم میں سے جس نے کفر کیا تو میں اسے ایسی سزا دوں گا جیسی جہان والوں میں سے کسی کو نہ دی جو] میں آسمان سے ماں دہ یعنی دستِ خوان نازل ہونے کا ذکر ہے، تو مفسرین کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ دستِ خوان نازل ہوا تھا یا نہیں؟ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہمیں اس حوالے سے اپنی رائے بتائیں۔

پسندیدہ جواب

سلف صالحین کا دستِ خوان کے نازل ہونے کے متعلق اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں پر یہ ماں دہ نازل کیا تھا یا نہیں؟ یا وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: **﴿فَمَن يَكْفُرْ بِهِ فَأُنْهَى إِلَيْهَا أُنْهَى بِهِ أَنْهَى مِنَ النَّاسِ لِيَنْهَا﴾** ترجمہ: چنانچہ اس کے بعد جو کوئی تم میں سے کفر کرے گا تو میں اسے یقیناً ایسا عذاب دوں گا کہ اس جیسا عذاب کسی کو بھی جانوں میں سے نہیں دوں گا۔ [المائدۃ: 115] سے ڈر گئے تھے اور پھر ان پر ماں دہ نازل نہیں کیا گیا۔

تو سلف صالحین میں سے جسمور اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ماں دہ نازل کیا تھا؛ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ شدہ تھا: **﴿إِنَّمَا مُرْتَأَتُهَا طَيْبُهُمْ﴾** ترجمہ: یقیناً میں دستِ خوان کو تم پر نازل کرنے والا ہوں۔ [المائدۃ: 115] اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرماتا۔

یہی موقف سیدنا مسلم فارسی، عمار بن یاسر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے منقول ہے، اور تابعین میں سے اسحاق بن عبد اللہ، وہب بن منبه، سعید بن جبیر، عخرمه، قاتاہ، عطیہ عونی، ابو عبد الرحمن سلسی، عطاء بن سائب اور دیگر اہل علم سے منقول ہے۔

جبکہ مجاهد اور حسن کہتے ہیں: یہ دستِ خوان اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کیا تھا۔

اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ: جب اللہ تعالیٰ نے دستِ خوان نازل ہو جانے کے بعد بھی کفر کرنے پر دھمکی دی تو بھی اسرائیل ڈر گئے کہ کہیں کوئی کفر نہ کر دے، اس لیے انہوں نے اپنے مطالبے سے دستبرداری کا اعلان کر دیا، تو اس اعتبار سے تقدیری عبارت یوں ہو گئی کہ: میں تم پر اسے نازل کرنے والا ہوں، اگر تم اس کا مطالبہ کرو گے۔ لیکن انہوں نے اپنے مطالبے سے دستبرداری کا اعلان کر دیا، اور پھر ماں دہ نازل نہیں کیا گیا۔

امام ابن حجریر طبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس حوالے سے ہمارے ہاں صحیح موقف یہ ہے کہ: اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے ماں دہ کا مطالبہ کرنے والا ہوں پر ماں دہ نازل کیا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرماتا، نہ ہی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبر میں کوئی حقیقت کے منافی پھیز ہوتی ہے، کیونکہ جب حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دستِ خوان نازل کرنے کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کرتے ہوئے خبر دی: **﴿إِنَّمَا مُرْتَأَتُهَا طَيْبُهُمْ﴾** ترجمہ: یقیناً میں دستِ خوان کو تم پر نازل کرنے والا ہوں۔ [المائدۃ: 115] اور یہ نہیں ہو سکتا کہ پہلے اللہ تعالیٰ دستِ خوان کو نازل کرنے کا کہ دے پھر نازل نہ فرمائے؛ کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں خبر دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافِ واقعہ کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو پھر **﴿إِنَّمَا مُرْتَأَتُهَا طَيْبُهُمْ﴾** ترجمہ: یقیناً میں دستِ خوان کو تم پر نازل کرنے والا ہوں۔ [المائدۃ: 115] کہہ کر بھی اللہ تعالیٰ ان پر ماں دہ

نازل نہ فرماتا، اور یہ بھی ممکن ہوتا کہ اللہ تعالیٰ **(فَمَن يَعْلَمْ بِهِ مِنْكُمْ فَأُنَبِّئُهُ عَذَابًا لَا أَعْلَمُ بِهِ أَعْذَابًا مِنَ الْعَالَمِينَ)**۔ ترجمہ: چنانچہ اس کے بعد جو کوئی تم میں سے کفر کرے گا تو میں اسے یقیناً ایسا عذاب دوں گا کہ اس جیسا عذاب کسی کو بھی جانوں میں سے نہیں دوں گا۔ [المائدۃ: 115] فرمائی بھی ان میں سے کفر کرنے والوں کو عذاب نہ دے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور دعیدوں میں کوئی حقیقت نہ رہ جاتی۔ اس بناء پر یہ درست نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی چیز کی نسبت بھی کی جائے۔ "ختم شد"

"تفسیر الطبری" (232/11)

ابن کثیر رحمہ اللہ کشته میں:

"یہ تمام آثار اس بات کی دلیل میں کہ عیسیٰ بن مریم کی دعا کی قبولیت کے نتیجے میں مانده بھی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا تھا، یہی چیز قرآن کریم کے سیاق و سبق سے بھی ثابت ہوتی ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **(قَالَ اللَّهُ أَنِّي مُرْتَبِطٌ بِمُرْتَبَتِهَا طَلِيلٌ)**۔ ترجمہ: اللہ نے فرمایا: یقیناً میں دستر خوان کو تم پر نازل کرنے والا ہوں۔ [المائدۃ: 115]

کچھ کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ: دستر خوان نازل نہیں ہوا تھا، ان کا یہ موقف اس اعتبار سے تھوڑا مضبوط ہو جاتا ہے کہ عیسائیوں کو اس دستر خوان کا علم نہیں ہے، نہ ہی ان کی کتاب میں اس کا تذکرہ ہے، اور اگر یہ نازل ہوا ہوتا تو اس کے نقل کیے جانے کے اسباب تو موجود تھے اور اسے تو اتر کے ساتھ ان کی کتابوں میں ذکر کیا جاتا، یا کم از کم تو اتر نہ سی اکادمی جگہ بھی بیان ہو جاتا۔ واللہ اعلم

لیکن جمصور اہل علم کا موقف یہ ہے کہ دستر خوان نازل ہوا تھا، یہی موقف ابن جریر نے اپنایا ہے، اور۔ واللہ اعلم۔ یہی موقف درست بھی ہے، سلف صاحبین کے اقوال اور آثار سمیت دیگر انہار بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔ "ختم شد"

"تفسیر ابن کثیر" (231-3/230)

تو اس بارے میں صحیح موقف یہ ہے کہ:

مانده حقیقی طور پر نازل ہوا تھا، یہی موقف جمصور اہل علم کا ہے، اسی کو ابن الجوزی، سمعانی، ابو جعفر نحاس، ابن جزی، قرطبی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ابن عاشور اور شوکانی وغیرہ سمیت دیگر اہل علم نے اختیار کیا ہے۔

مزید کے لیے دیکھیں: "تفسیر البغوي" (118/3)، "زاد المسير" (462/2)، "معانی القرآن" (387/2)، "التسلیل" (369/6)، "التحیر والتنور" (ص 1236)، "فتح القدير" (136/2)، "اجواب اصلاح" (127/3)۔

الشیخ ابن باز رحمہ اللہ کشته میں:

"اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بلندیوں میں ہے؛ کیونکہ کسی چیز کا نزول بلندی سے نیچے کی طرف کیا جاتا ہے۔"

چنانچہ مانده نازل کرنا، اور مانده نازل کرنے کا مطالبہ کرنا دونوں ہی اس بات کی دلیل میں کہ ساری بھی اسرائیل قوم کو علم تھا کہ اللہ تعالیٰ بلندیوں میں ہے، لہذا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی صفت علو کے حوالے سے جسمی لوگوں سے زیادہ سمجھ دار تھے جو کہ اللہ تعالیٰ کی صفت علو کے منکر ہیں۔

کیونکہ حواریوں نے مانندہ نازل کرنے کا مطالبہ کیا جو کہ صرف بلندی سے ہی ممکن ہے، پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے انہی واضح کیا، اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی وضاحت کر دی، اسی لیے تو فرمایا تھا: **{إِنَّ مُرْتَأَتَنَا طَعْمَنَ}** ترجمہ: یقیناً میں دستِ خوان کو تم پر نازل کرنے والا ہوں۔ [الماندہ: 115] تو اس سب سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی ہو تو بلند ذات سے مانگنیں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ آسمانوں، تمام مخلوقات، اور عرش سے بھی اوپر ہے، اور عرش پر اللہ تعالیٰ کی ذات مستوی ہے جیسے اس کی شان اور جلالت کے لائق ہے، اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں کوئی مخلوق اس کی مشابہت نہیں رکھتی۔ "ختم شد"

مجموع فتاویٰ ابن باز" (57-2/56)

واللہ اعلم